۲۔ تربوز

نظیرؔ اکبرآبادی

پہلی بات : کائنات کی تمام چیزیں اللہ تعالیٰ نے تخلیق کی ہیں۔ ان میں چاند، سورج، زمین، آسمان، پیڑ، پودے، پھل پھول وغیرہ شامل ہیں۔ اللہ کی تخلیق کردہ ان چیزوں سے انسان بے شمار فائدے حاصل کرتا ہے۔ مختلف موسموں میں حاصل ہونے والے پھلوں کی مختلف خصوصیات ہوتی ہیں۔ موسمِ گرما کے پھلوں میں تربوز مشہور ہے۔ موسمِ گرما میں گرمی کی شدت کو کم کرنے میں تربوز کی اپنی اہمیت ہے۔

جان پہچان : ولی محمد نظیرؔ اکبرآبادی ۱۷۴۰ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ دہلی کے حالات خراب ہوئے تو وہ آگرہ چلے آئے۔ انھوں نے اپنی نظموں میں حقیقت کی دلچسپ تصویر پیش کی۔ سادہ الفاظ سے ماحول کی منظرکشی کرنا نظیرؔ کا خاص کمال ہے۔ نظیرؔ اُردو کے عوامی شاعر کی حیثیت سے مقبول ہیں۔ انھوں نے اپنی نظموں میں ہندوستانی میلوں، تہواروں اور سماجی ماحول کی عکاسی کی ہے۔ 'بنجارہ نامہ، آدمی نامہ، ریچھ کا بچہ، کلجگ، برسات کی بہاریں، ہولی، دیوالی' وغیرہ ان کی مشہور نظمیں ہیں۔ ۱۶/ اگست ۱۸۳۰ء کو آگرہ میں ان کا انتقال ہوا۔

کیوں نہ ہو سبز زُمرّد کے برابر ، تربوز　　کرتا ہے خشک کلیجے کے تئیں تر ، تربوز
دل کی گرمی کو نکالے ہے یہ اکثر ، تربوز　　جس طرف دیکھیے بہتر سے ہے بہتر ، تربوز
اب تو بازار میں بکتے ہیں سراسر تربوز

میٹھے اور سرد ہیں اتنے کہ ذرا نام لیے　　ہونٹھ چپکے ہیں ، جدا دانت ہیں کرکر بجتے
شب کو دو چار منگا کر جو تراشے میں نے　　کیا کہوں میں ، کہ مٹھائی میں وہ کیسے نکلے
کوئی اولا کوئی مصری کوئی شکر تربوز

مجھ سے کل یار نے منگوایا جو دے کر پیسا　　اُس میں ٹانکی جو لگائی تو وہ کچّا نکلا
دیکھ تیوری کو چڑھا، ہوکے غضب، طیش میں آ　　کچھ نہ بن آیا تو پھر گھور کے یہ کہنے لگا
کیوں بے لایا ہے اُٹھا کر یہ مرا سر ، تربوز

جب کہا میں نے میاں ، یہ تو نہیں ہے کچّا　　اور کچّا ہے تو میں پیٹ میں بیٹھا تو نہ تھا
اس کے سنتے ہی غضب ہوکے وہ لال انگارا　　لاٹھی پاٹی جو نہ پائی تو پھر آخر جھنجھلا
کھینچ مارا مرے سینے پر اُٹھاکر تربوز

خلاصہ : تربوز ہرے رنگ کا ایک پھل ہے۔ یہ اپنی رنگت میں قیمتی ہیرے زمرد کی برابری کرتا ہے۔ تربوز کھانے سے کلیجے میں ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ گرمی کے موسم میں بازار میں ہر طرف تربوز ہی تربوز نظر آتے ہیں۔ یہ اتنے میٹھے ہوتے ہیں کہ ہونٹ ایک دوسرے سے چپک جاتے ہیں۔ ایسے سرد ہوتے ہیں کہ اُسے کھانے سے دانت کرکر بجنے لگتے ہیں۔ میں نے دو چار تربوز منگا کر تراشے تو پایا کہ مزے میں کوئی اولا ہے، کوئی مصری اور کوئی شکر جیسا ہے۔ کل میرے دوست نے پیسے دے کر مجھ سے تربوز منگوایا۔ وہ کچا نکلا تو ناراض ہو کر کہا کہ یہ تربوز ہے یا میرا سر۔ میں نے عرض کیا کہ میاں، یہ کچا نہیں ہے اور اگر کچا بھی ہے تو میں اس کے پیٹ میں بیٹھ کر دیکھ نہیں سکتا تھا۔ یہ سن کر وہ غصّے میں آ گیا اور اس نے وہی تربوز میرے سینے پر کھینچ مارا۔

معانی و اشارات

تخلیق کردہ	-	پیدا کیا ہوا	مٹھائی	-	مٹھاس
عام فہم	-	سب کی سمجھ میں آ جانے والا، آسان	اولا	-	ایک قسم کی مٹھائی
کلجگ	-	برا زمانہ، ہندو عقیدے کے مطابق چوتھا یگ	ٹانکی لگانا	-	چھری مارنا
زمرد	-	سبز رنگ کا ایک قیمتی پتھر	لاٹھی پاٹی	-	لکڑی ڈنڈا
تئیں	-	لیے، واسطے، خود کو			

NSECUC

مشقی سرگرمیاں

نظم کا بغور مطالعہ کر کے ذیل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔

➢ **جان پہچان کی مدد سے شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔**

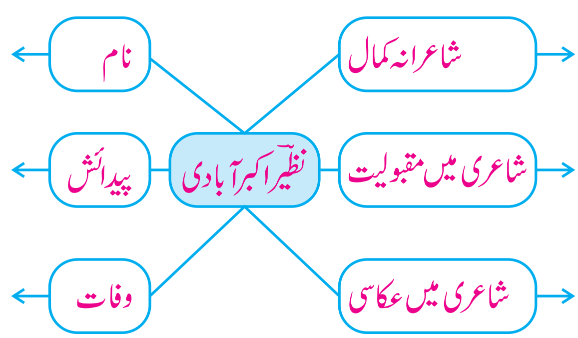

➢ **ایک جملے میں جواب لکھیے۔**

۱۔ شاعر نے تربوز کو کس کے برابر کہا ہے؟

۲۔ پہلے بند میں شاعر نے تربوز کے کیا فائدے بتائے ہیں؟

۳۔ دوسرے بند میں شاعر نے تربوز کی تعریف کن الفاظ میں کی ہے؟

۴۔ تربوز کو دیکھ کر دوست کیوں غصہ ہو گیا؟

۵۔ تربوز کے کچا ہونے کا پتا کیسے چلا؟

۶۔ دوست کے غصّے کے جواب میں شاعر نے کیا کہا؟

➢ **مختصر جواب لکھیے۔**

۱۔ دوسرے بند کی تشریح اپنے الفاظ میں کیجیے۔

۲۔ دوست نے تربوز اُٹھا کر شاعر کے سینے پر کیوں مارا؟

تلاش و جستجو

➢ **تربوز سے متعلق الفاظ دیے ہوئے ہیں۔ لفظ کی مناسبت سے نظم سے مصرعے تلاش کر کے لکھیے۔**

جسامت ، فائدہ ، میٹھا ، خراب

زورِ قلم

➢ تربوز پر پندرہ سطروں کا مضمون لکھیے۔

سرگرمی/منصوبہ :

➢ نظیرؔ اکبر آبادی کی نظم 'ککڑی' حاصل کر کے پڑھیے۔